قسم الترجمة

الہامی کتابوں میں سے صرف قرآن مجید اصلی شکل میں موجود ہے

ابن روزی۔ گلشن آباد (د س) غواڑی

اس مقالے میں اسلامی اسکالر, ڈاکٹر محمد تقی الدین الہلالی صاحب نے مشہور مستشرق ڈاکٹر موریس بوکائی کے ساتھ پیرس میں ایک نشست کی تفصیل بیان کی ہے۔ اس واقعے سے جہاں شاہ فیصلؒ کی دینی بصیرت ابھر کر سامنے آتی ہے وہاں حضرت محمد ﷺ کی سچائی' قرآن مجید کی ثقاہت' حفاظت اور فضیلت بھی نکھر آئی ہے۔

مقالہ نگار فرماتے ہیں۔ میں کئی برس پہلے پیرس (فرانس) میں اپنے کسی موحد دوست کے ہاں فروکش تھا۔ اور میں نے سن رکھا تھا کہ سرجری کے ماہر مستشرق ڈاکٹر موریس بوکائی نے ایک کتاب لکھی ہے, جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس وقت دنیا میں جس الہامی کتاب کے بارے میں دعویٰ کے ساتھ کہا جاسکے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ ہے, اور اس میں ایک حرف کی کمی ہے نہ بیشی, بلکہ اپنی اصلی شکل میں تروتازہ موجود ہے وہ صرف اور صرف قرآن مجید ہے۔

میں نے اپنے میزبان سے کہا کہ میں ڈاکٹر موریس بوکائی صاحب سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں تاکہ میں یہ راز جان سکوں کہ اس نے محمد رسول اللہ ﷺ اور قرآن مجید کی تائید و نصرت کیوں کی ہے۔ میرے میزبان نے آؤ دیکھا نہ تاؤ سیدھا ٹیلیفون کی طرف لپکا, اور ڈاکٹر موریس سے اس طرح بات چیت کی" میرے ہاں ۸۷ سالہ ڈاکٹر و اسکالر محمد تقی الدین ہلالی صاحب مقیم ہیں, وہ آپ سے ملاقات کر کے تبادلہ خیالات کرنا چاہتے ہیں"۔

ڈاکٹر موصوف نے ٹیلیفون پر جواب دیا کہ میں خود ہلالی صاحب سے ملاقات کروں گا۔ زیادہ وقت نہیں گزرا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی, کھولا گیا تو موریس بوکائی صاحب تھے۔ میں ان کی آمد پر شاداں و فرحاں ہوا۔ موصوف سے پوچھا براہ کرم! آپ اپنی تالیف (**التوراة والانجیل والقران فی نظر العلم العصری**) کی تالیف کا سبب بیان فرمائیں!

اس پر وہ یوں گویا ہوا "میں اس سے قبل حضرت محمد ﷺ اور قرآن کا بدترین دشمن تھا۔ جب بھی کوئی مسلمان مریض علاج معالجہ کیلئے میرے کلینک میں آتا, میں اس کا علاج کرتا, اور جب وہ صحت یاب ہوتا تو میں اس پر یہ سوال داغ دیتا کہ قرآن کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے ؟ وہ جواب دیتا کہ "هو من الله و محمد ﷺ صادق" وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور محمد ﷺ سچا ہے۔ میں اس سے کہتا کہ میں یہ اعتقاد رکھتا ہوں کہ قرآن اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ محمد (ﷺ) سچا ہے۔ وہ اس پر چپ سادھ لیتا۔

کافی عرصہ اس طرح بیت گیا, یہاں تک کہ مملکت سعودی عرب کا فرمانروا شاہ فیصل علیہ الرحمۃ تشریف لائے۔ میں نے بذریعہ آپریشن اس کا علاج کیا اور وہ صحت یاب ہوئے۔ اس کے بعد میرے اور ان کے درمیان درج ذیل مکالمہ ہوا:

بوکائی: قرآن مجید کے بارے میں آپ کا نقطۂ نظر کیا ہے؟ کیا وہ واقعتاً اللہ تعالیٰ کی طرف سے محمد (ﷺ) پر اتاری گئی کتاب ہے یا اسی کا خود ساختہ کلام ہے؟

شاہ فیصل: قرآن مجید برحق اور محمد ﷺ سچا ہے۔

بوکائی: میں تو اس محمد (ﷺ) کی سچائی کا قائل نہیں ہوں۔

شاہ فیصل: کیا آپ نے قرآن مجید پڑھا بھی ہے؟

بوکائی: ہاں میں نے بار بار پڑھا ہے اور غور بھی کیا ہے۔

شاہ فیصل: آپ نے قرآن کی زبان میں پڑھا ہے یا اس کا ترجمہ؟

بوکائی: میں نے اس کی زبان (عربی) میں تو نہیں پڑھا البتہ تراجم پڑھے ہیں۔

شاہ فیصل: "اذن أنت مقلد للمترجم والمقلد لا علم له اذ لم يطلع على الحقيقة" پھر تو آپ مترجم کا مقلد ہے۔ اور مقلد کو علم و آگہی نہیں ہوتی، کیونکہ وہ حقیقت پر مطلع نہیں ہوا۔ اس سے غلطی سرزد ہونا، اور جان بوجھ کر تحریف کرنا بھی بعید از امکان نہیں۔ لہذا آپ عربی زبان سیکھ لیں اور اس کے بعد قرآن شریف پڑھنا شروع کردیں۔ اس طرح آپ کے غلط خیالات بدل سکتے ہیں۔

بوکائی کہتے ہیں کہ میں جناب کے اس مدلل جواب سے انگشت بدنداں رہ گیا۔ اور میں نے کہا "یہ سوال بہت سے لوگوں سے کیا گیا تھا مگر جواب صرف آپ کے پاس پایا"۔ اس کے بعد میں نے ان سے پختہ وعدہ کیا کہ جب تک عربی زبان کی مہارت حاصل نہ کروں، اور کلام مجید اس کی زبان میں نہ پڑھوں اور غور نہ کروں یہاں تک کہ میرے لئے تصدیق یا تکذیب کی صورت میں نتیجہ نہ نکلے، کلام پاک اور محمد (ﷺ) پر تنقید نہ کروں گا۔

اسی روز میں پیرس کی سب سے بڑی یونیورسٹی کے لغت عربیہ سیکشن میں حاضر ہوا۔ اور ایک استاد سے طے کیا کہ وہ ہر روز میری قیام گاہ پر آکر عربی زبان کا درس دیں گے۔ اسطرح ٹھیک دو سال بلاناغہ میں عربی کا درس لیتا رہا اور کل تعداد درس 730 رہی۔ اس کے بعد میں نے نہایت تدبر اور غور و خوض کے ساتھ قرآن پاک کا مطالعہ کیا۔ پھر کیا تھا کہ میں نے قرآن مجید کو وہ واحد کتاب پائی، جس کے بارے میں عصری علم سے بہرہ ور مثقف اس اعتراف پر مجبور ہو جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کیطرف سے ہے جس میں ایک حرف کم ہے نہ زائد۔ وہ جس دن اترا ہے اسی طرح آج بھی تروتازہ ہے۔ اس کے برعکس بائبل عہد قدیم وجدید جھوٹی باتوں سے بھری پڑی ہے۔ اور جنہیں کوئی تعلیمیافتہ سچا تسلیم کرنا گوارا نہیں کر سکتا۔

اس مجلس میں ایک مغربی (مراکشی) نوجوان تھا جو کہ فرانس میں ڈاکٹری ٹریننگ کیلئے آیا ہوا تھا، اس نے ڈاکٹر بوکائی سے کہا کہ قرآن مجید، سورۃ لقمان میں کہتا ہے ﴿......ويعلم مافي الارحام......﴾ (۳۴) مسلمان علماء کہتے ہیں کہ ان پانچ امور کو صرف اللہ تعالیٰ جانتے ہیں۔ جبکہ واقعہ یہ ہے کہ موجودہ دور کے اطباء بھی یہ جان لیتے ہیں کہ رحم مادر میں کیا ہے۔ یہ سنکر

بو کائی کا پارہ چڑھ گیا اور کہنے لگا یہ نرا جھوٹ ہے۔ تم ڈاکٹر ہونے کا دعویٰ کرتے ہو, میرے پرائیویٹ کلینک چل وہاں میں تجھ پر چند حاملہ عورتیں پیش کرتا ہوں تو علمی دلائل سے بتا کہ ان کے شکم میں کیا ہے ؟ یہ سن کر مغربی نوجوان جھینپ کر رہ گیا, اور ایسا چپ ہوا کہ سانپ سونگھ گیا ہو۔

بائبل (توریت وانجیل) میں انبیاء کرام پر ایسے لرزہ خیز الزامات عائد کئے گئے ہیں, جنہیں سنکر ایک انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ دوسری جانب عیسائیوں کی اخلاقی حالت بھی ناگفتہ بہ ہے کیونکہ جو قوم اپنے واجب الاحترام انبیاء کے متعلق شراب نوشی اور بدکاری جیسے عقائد رکھتی ہو اس کا اپنا کردار اسکے علاوہ کیا ہو گا ؟

یہ لوگ اللہ تعالیٰ عزوجل اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں بھی اچھا عقیدہ نہیں رکھتے, ان کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تین اقانیم (شخص, اصل) کا معجون مرکب ہے یعنی "الاب (باپ) الابن (بیٹا) روح القدس (باپ, بیٹے کے درمیان وحدت رکھنے والی قوت)"۔

عیسائیوں پر تردید کے سلسلے میں میری کتاب **(البراھین الانجیلیة علی ان عیسیٰ داخل فی العبودیة ولاحظ لہ فی الالوھیة)** مفید ہے, بعض اردنی بھائیوں نے مجھے لکھا کہ ہم عیسائیوں پر اسی کتاب کے ذریعہ غالب آئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تین چیزوں میں نجات ہے:	حلال کھانا	فرض ادا کرنا	سنت کی اتباع کرنا
تین چیزیں صرف ایک بار ملتی ہیں:	والدین	زندگی	جوانی
تین چیزیں اخلاص چاہتی ہیں:	دعا	رحم	کرم
تین چیزیں پردہ کرتی ہیں:	دولت	عورت	کھانا
تین چیزیں چرائی جانے والی نہیں:	علم	عقل	ہنر
تین چیزیں ذلیل کرنے والی ہیں:	چوری	جھوٹ	چغلی

(کلیم اللہ عابد)